IB DIPLOMA PROGRAMME
PROGRAMME DU DIPLÔME DU BI
PROGRAMA DEL DIPLOMA DEL BI

M05/2/ABURD/SP1/URD/TZ0/XX/T

URDU B – STANDARD LEVEL – PAPER 1
OURDOU B – NIVEAU MOYEN – ÉPREUVE 1
URDU B – NIVEL MEDIO – PRUEBA 1

Monday 16 May 2005 (morning)
Lundi 16 mai 2005 (matin)
Lunes 16 de mayo de 2005 (mañana)

1 h 30 m

TEXT BOOKLET – INSTRUCTIONS TO CANDIDATES

- Do not open this booklet until instructed to do so.
- This booklet contains all of the texts required for Paper 1.
- Answer the questions in the Question and Answer Booklet provided.

LIVRET DE TEXTES – INSTRUCTIONS DESTINÉES AUX CANDIDATS

- N'ouvrez pas ce livret avant d'y être autorisé(e).
- Ce livret contient tous les textes nécessaires à l'épreuve 1.
- Répondez à toutes les questions dans le livret de questions et réponses fourni.

CUADERNO DE TEXTOS – INSTRUCCIONES PARA LOS ALUMNOS

- No abra este cuaderno hasta que se lo autoricen.
- Este cuaderno contiene todos los textos para la Prueba 1.
- Conteste todas las preguntas en el cuaderno de preguntas y respuestas.

اقتباس (اے)

خلاباز خواتین

۱۔ آج انسان نے نہ صرف یہ کہ زمین، پانی اور ہوا میں سفر کرنے کے لئے بہتر سے بہتر ذرائع پیدا کر لیے ہیں بلکہ چاند پر قدم رکھنے کے بعد اب اس نے خلاؤں میں بھی پرواز کرنا شروع کر دیا ہے۔ یہ انسانی ترقی کا ایک بہت بڑا قدم ہے۔ساٹھ کیلومیٹر تک تو خاصی ہوا ہے لیکن تقریباً تین سو کیلو میٹر کے بعد اس سمندر کی حدود ختم ہو جاتی ہیں۔ اس سے آگے ایک وسیع اور سنسان کائنات ہے جہاں آواز، ہوا، پانی، روشنی کچھ بھی نہیں ہے۔ یہی خلا ہے۔

۲۔ خلائی پرواز کی ابتدا روس نے کی تھی۔ اس نے 4 اکتوبر 1957ء کو اپنا پہلا خلائی جہاز اسپوتنک اول خلا میں داغا تھا۔ اس کی کامیابی کے بعد اسے انسانوں کو خلا میں بھیجنے کا خیال آیا۔ چنانچہ روس نے ہی اپنے دوسرے خلائی جہاز اسپوتنک دوم کے ذریعے لائیکا نام کی ایک کتیا کو خلا میں بھیجا تھا۔ خلا میں جانے والی یہ پہلی جاندار تھی۔ پرواز کے دوران راکٹ میں موجود آلات کی مدد سے اس کی صحت کی مکمل جانچ ہوتی رہی۔

۳۔ خلابازی کی مہم میں عورتیں بھی مردوں سے کسی طرح پیچھے نہیں رہیں۔ یوری گگارین کے بعد روس کی ہی ایک خاتون ویلنتناتیر شیکوا نے خلا میں جانے کا فخر حاصل کیا۔ وہ دوسرے روسی خلا بازوں کے ساتھ جون 1963ء میں خلا میں گئی تھیں۔ پانچ دنوں تک وہاں رہنے اور زمین کے اٹھارہ چکر لگانے کے بعد بہ حفاظت واپس آئیں۔

۴۔ کلپنا کی پیدائش ہریانہ کے ضلع کرنال میں یکم جولائی1961ء کو ایک متوسط خاندان میں ہوئی۔ کلپنا نے کرنال کے ٹیگور بال نکیتن پبلک اسکول سے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ 1982ء پنجاب انجینئرنگ کالج چنڈی گڑھ سے ایروناٹیکل انجینئرنگ میں گریجویشن کرنے کے بعد اعلا تعلیم کے لئے وہ امریکہ چلی گئیں۔ وہاں انہوں نے 1984ء میں ٹیکساس یونیورسٹی سے ایرو اسپیس انجینئرنگ میں پوسٹ گریجویشن کیا۔ اسی موضوع پر 1988ء میں کولا ریڈو یونیورسٹی سے پی،ایچ۔ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

۵۔ اس کے بعد کلپنا کے دل میں خلائی پرواز کا خیال آیا۔ چنانچہ1988ءمیں وہ امریکہ کے نیشنل ایروناٹکس اینڈ اسپیس ایڈمنسٹریشن (NASA) کے تحقیقاتی مرکز سے وابستہ ہو گئیں۔ کلپنا کی تحقیق سے متاثر ہوکر NASAنے1994ء میں انہیں خلائی سفر کی تربیت کے لئے انہیں منتخب کیا۔ 1997ء میں کلپنا کو پہلی بار امریکی خلائی ایجنسی NASA کے اسپیشل شٹل کے ذریعے خلا میں جانے کا موقع ملا۔ اس وقت کے وزیر اعظم اندر کمار گجرال نے فون پر ان سے بات کرتے ہوئے جب اقبال کے اس مصرعے کی یاد دلائی کہ ؛ ستاروں کے آگے جہاں اور بھی ہیں۔ تو کلپنا نے جواب دیا تھا کہ ؛ ہاں میں نے یہ سنا تھا لیکن آج میں اپنی آنکھوں سے یہ دیکھ رہی ہوں۔

۶۔ کلپنا چاؤلا دوسری بار 16 جنوری 2003ء کو امریکی خلائی شٹل کولمبیا کے ذریعے خلا میں گئیں۔ خلا سے واپسی میں پہلی فروری 2003ء کو زمین پر اترنے سے محض سولہ منٹ پہلے کولمبیا 3600 کلومیٹر کی بلندی پر آسمان میں ہی کسی تکنیکی خرابی کے سبب حادثے کا شکار ہو گیا اور اس میں موجود ساتوں خلا بازوں کی موت ہو گئی۔

۷۔ کلپنا نے اپنے اس قول کو سچ کر دکھایا کہ میں خلائی مشن کے لئے بنی ہوں اور اسی کے لئے مروں گی۔انہوں نے اپنی قربانی سے نہ صرف ہندوستان کا نام روشن کیا ہے بلکہ نوجوان نسلوں خاص طور پر عورتوں کے حوصلے بلند کئے ہیں۔

اقتباس (بی)

غالبؔ کی غزل

ابن مریم ہوا کرے کوئی
میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

نہ سنو گر برا کہے کوئی
نہ کہو گر برا کرے کوئی

روک لو گر غلط چلے کوئی
بخش دو گر خطا کرے کوئی

کون ہے جو نہیں ہے حاجت مند
کس کی حاجت روا کرے کوئی

جب توقع ہی اٹھ گئی غالبؔ
کیا کسی کا گلہ کرے کوئی

نوٹ: غالب اردو کے عظیم ترین شاعر گزرے ہیں۔

اقتباس (سی)

اولمپک کھیل

۱۔ آپ نے اولمپک کھیلوں کا نام تو سنا ہوگا۔ ان کھیلوں میں دنیاں کے بہترین کھلاڑی حصہ لیتے ہیں۔ آج ہم آپ کو ان کھیلوں کے بارے میں بتائیں گے۔ اولمپک یونانی لفظ اولمپیا سے بنا ہے۔ اولمپیا یونان کی ایک بےحد خوبصورت اور کشادہ وادی کا نام ہے۔ یہاں ہر چوتھے سال اہل یونان کے ادبی اور ورزشی مقابلے ہوا کرتے تھے۔اسی وادی کے نام پر یہاں منعقد ہونے والے کھیلوں کو اولمپک کھیل کا نام دیا گیا۔آج یہ کھیل پوری دنیاں میں مشہور ہیں۔

۲۔ اولمپک کھیلوں کی تاریخ میں 1928ء سے 1956ء کا دور ہندوستان کی ہاکی ٹیم کے لئے سنہرا دور ہے۔ اس دوران ہندوستان کی ہاکی ٹیم نے چوبیس مقابلوں میں حصہ لیااور سبھی میں فتح یاب ہوئی۔ اس عرصے میں اس نے لگاتار چھے بار طلائی تمغہ حاصل کئے۔ اسی طرح 1964ء اور 1980ء کے اولمپیائی مقابلوں میں بھی ہندوستان کی ہاکی ٹیم نے سونے کا تمغہ حاصل کیا تھا۔

۳۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران یہ کھیل نہ ہو سکے۔ جنگ کے بعد 1948ء میں اولمپیائی مقابلے ہوئے جن میں ایک سو بائیس ملکوں کے دس ہزار کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔ ان مقابلوں کی اپنی الگ شان ہے۔ کھیل شروع ہونے سے پہلے جب کھلاڑی قدم سے قدم ملا کر اسٹیڈیم میں چلتے ہیں تو سب سے آگے یونان کے کھلاڑی ہوتے ہیں۔ اس کے بعد انگریزی حروف تہجی کے اعتبار سے دوسرے ملکوں کے کھلاڑی ہوتے ہیں۔ میزبان ملک کے کلاڑیوں کا دستہ آخر میں ہوتا ہے۔ اس موقع پر بےشمار کبوتر چھوڑے جاتے ہیں اور پھر سب کی نظریں اس کھلاڑی پر پڑتی ہیں جو اولمپک کی مشعل لےکر اسٹیڈیم میں داخل ہوتا ہے۔ یہ مشعل اولمپیا میں سورج کی کرنوں سے روشن کی جاتی ہے۔ اسے ایک کے بعد ایک کھلاڑی دوسرے کو دیتا ہوا اس

۴۔ ملک کی طرف بڑھتا ہےجہاں اس سال کے اولمپک کھیل ہو رہے ہیں۔ جب تک کھیل جاری رہتے ہیں یہ مشعل جلتی رہتی ہے۔ کھیلوں کے ختم ہونے پر اسے بجھا دیا جاتا ہےاور اسی وقت اگلے اولمپک کھیلوں کے لئے ملک اور شہر کا اعلان کر دیا جاتا ہے۔

۵۔ اولمپیائی کھیلوں کا اپنا جھنڈا ہے۔ اس کی زمین سفید ہے جو امن کی نشانی ہے۔ سفید زمین پر نیلے، پیلے، کالے، سبز اور لال رنگوں کے پانچ دائرے ہیں۔ یہ دائرے ایک دوسرے سے ملے ہوتے ہیں۔ یہ دائرے پانچ برّاعظموں کی علامت ہیں۔ ایشیا، آسٹریلیا، یوروپ، شمالی امریکہ اور جنوبی امریکہ۔ لیکن اب یہ دائرے بین الاقوامی برادری کا نشان ہیں۔ ان پانچ رنگوں میں ہر قومی جھنڈے کا کوئی نہ کوئی رنگ شامل ہے۔ اس طرح یہ دائرے تمام ملکوں کے میل جول کو ظاہر کرتے ہیں۔

۶۔ اولمپک کا موٹو لاطینی زبان میں ہے جس کے معنی ہیں: اور تیز اور اونچا اور مضبوط۔ یہ موٹو کھلاڑیوں کو تمام‌تر قوت کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے آمادہ کرتا ہے۔ کھیلوں کی اہم بات محض جیتنا نہیں، بلکہ ان میں حصّہ لینا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کھیل کو کھیل کے جذبے کے ساتھ کھیلنا چاہئے۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہارنے والا اگرچہ مقابلے میں ہار جاتا ہے، لیکن لوگوں کا دل جیتنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

سیکشن-بی

اقتباس (ڈی)

October 25, 1992

قومی آواز

آپ کے بچوں کے تعلیمی مستقبل کے لیے فکرمند

فرینڈز فار ایجوکیشن

دھلی کے عوام سے گزارش کرتی ھے کہ

اینگلو عربک سینیئر سکنڈری اسکول اجمیری گیٹ دہلی ۱۱۰۰۰۶

کو **ذاکر حسین کالج** کی خالی کردہ جگہ جو کہ قدیمی عرصہ سے اس اسکول کی مدرسہ غازی الدین خاں کے وقت سے ہی اس کی ملکیت ہے، فوراً سے پیشتر اس کے حوالے کی جاتے۔ اس سے طلبا کے لیے بیشتر کمرے، سائنس کی تجربہ گاہوں، کمپیوٹروں و دیگر ووکیشنل تعلیم کا انتظام ہو سکے گا۔ طالب علموں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے لیے مزید کلاسوں کی ضرورت ہے۔ بچوں کی بہتر جسمانی و دماغی نشو و نما کے لیے جمنازیم، کھیل کا میدان و بیڈ منٹن کورٹ بہت ضروری ہیں۔ ایک معیاری، جدید و اعلیٰ لائبریری کی کمی سختی سے محسوس کی جارہی ہے۔ اساتذہ کے لیے ایک معقول و آرام دہ **اسٹاف روم** ہونا چاہیے۔ پرنسپل کے لیے ایک بہتر روم کی ضرورت ہے جس میں اسکول کے تابناک ماضی کے تعلیمی و لصیل کو د ریکارڈ موجود ہوں اور اساتذہ سے میٹنگ کے لیے جگہ میں وسعت ہو۔

دھلی کے عوام سے **فرینڈز فار ایجوکیشن** کے کارکن التجا کرتے ہیں کہ **اینگلو عربک اسکول** کو اس کا حق اور اس کی جگہ، جس پر کچھ ناعاقبت اندیش لوگ قابض ہونا چاہتے ہیں، واپس دلائے جائیں۔ تمام اینگلو عربک اسکول و کالج **اولڈ بوائز** سے بھی ہماری التجا ہے کہ اس تاریخی درسگاہ کے مفادات کی حفاظت سے اپنے فرض کو ادا کریں۔

آئیے ھمارے ساتھ اینگلو عربک اسکول کو بچائیے

آپ کے تعاون کے متمنی :-

اقبال محمد ملک	فیروز بخت احمد	محمد اطیب صدیقی
۱۴۸۹ گلی حکیم اجمل خاں،	۲۱۷۰- احاطہ کالے صاحب	۲۷ بی فیاض منزل، جامعہ نگر، اوکھلا
گلی قاسم جان دہلی ۶ فون: ۲۳۲۲۴۴	بلی ماران دہلی ۶ فون: ۲۲۷۲۳۴۲، ۲۲۷۲۳۴۴	نئی دہلی ۲۵ فون: ۶۸۳۵۲۹۸